# حزب التحریر الاسلامی کے بارے میں مسلمانوں کو انتباہ

مصنف

پروفیسر ڈاکٹر محمد ہارون مرحوم
(ایم۔اے۔پی ایچ۔ڈی۔ (کیمبرج۔برطانیہ)

مترجم

مقبول احمد (لاہور، پاکستان)

ناشر
رضا اکیڈمی انٹرنیشنل اسٹاکپورٹ (برطانیہ)

# حزب التحریر کے متعلق وارننگ

مصنف

پروفیسر ڈاکٹر محمد ہارون مرحوم
ایم۔اے۔پی ایچ۔ڈی (کیمبرج۔برطانیہ)

مترجم

مقبول احمد (لاہور۔پاکستان)

ناشر

رضا اکیڈمی انٹرنیشنل
**Raza Academy**
138,Northgate Road
Edgeley,Stockport
Sk3 9NL
(England)

رضا اکیڈمی پبلی کیشنز 2006ء



نام کتاب:۔ حزب التحریر کے متعلق وارننگ

مصنف:۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد ہارون مرحوم
ایم۔اے۔ پی ایچ، ڈی (کیمبرج۔ برطانیہ)

مترجم:۔ مقبول احمد (لاہور۔ پاکستان)

مرتب:۔ ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی، بریلی شریف (بھارت)

کمپیوٹر کمپوزنگ:۔ محمد عامل حسین، قلعہ جامع مسجد، بریلی، موبائل:9897267869

ناشر

**RAZA ACADEMY**

(International)

138, North gate Road. EDGELEY

STOCK Port SK3 9NL (England)

Phone : 0161-4771595

Phone/Fax :- 0161-2311390

E-mail :- islamictimes@aol.com

Distributor in India

Dr. A. Naim Azizi. Raza Islamic Academy

104, Jasoli - Bareilly

Distributor in Pakistan

Jamia Nizamia Razvia

Inside Lohari Gate- Lahore (Pak)

# روحانی سرپرستی اور حمایت کی گھنی چھاؤں

## زیرِ نظر کتاب (اردو ترجمہ)

☆ شہزادہ اعلیٰ حضرت۔ حضرت مفتی اعظم ہند مولانا شاہ مصطفیٰ رضا خاں صاحب نوری بریلوی۔

☆ بانی الجامعۃ الاشرفیہ، مبارکپور۔ حضرت حافظ ملت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہما کے فیضان کرم اور روحانی سرپرستی۔۔۔۔۔نیز

☆ پیر طریقت حضرت مولانا سبحان رضا خاں سبحانی میاں سجادہ نشین آستانہ عالیہ رضویہ، بریلی شریف

☆ حضرت مفتی سید ابوالکمال صاحب قادری نوشاہی

☆ ماہر رضویات حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب

☆ حضرت مفتی عبدالمصطفیٰ صاحب ابن حضرت مفتی عبدالقیوم صاحب ہزاروی علیہ الرحمہ

☆ ڈاکٹر خضر حیات صاحب نوشاہی

☆ چوہدری صابر صاحب

☆ جناب محمد افضل حبیب صاحب

☆ صوفی صابر حسین صاحب

☆ حاجی محمد صادق صاحب

کی حمایت اور دعاؤں کی گھنی چھاؤں میں منظر عام پر آسکی۔

الحاج محمد الیاس قادری

بانی و چیئرمین رضا اکیڈمی،

اسٹاک پورٹ۔ برطانیہ

# پروفیسر ڈاکٹر محمد ہارون۔ایک تعارف

## الحاج محمد الیاس کشمیری بانی وچیئر مین رضا اکیڈمی، برطانیہ

آج دنیائے مغرب میں جس طرح حکومت کی سرپرستی اور پیپر والیکٹرانک میڈیا کے ذریعہ اسلام مخالف پروپیگنڈہ ہو رہا ہے اور مسلمانوں کی جس طرح کردار کشی کی جارہی ہے اس کا نتیجہ تو یہ ہونا چاہئے تھا کہ عام لوگوں کا رجحان اسلام دشمن ہوگا مگر ان کے پروپیگنڈے کی شدت کے ساتھ ساتھ عام آدمی اسلام کی طرف راغب ہو رہا ہے اور دن بدن اسلام کی ترویج وترقی میں تیزی آرہی ہے۔لاریب یہ فضل ربی ہے!

اس وقت صرف برطانیہ میں 40لاکھ سے اوپر مسلمان رہتے ہیں جنمیں لگ بھگ 50,000 مسلمان انگریز نومسلم ہیں اور یہاں 7,000 سے زیادہ مساجد ہیں۔نومسلم انگریز مسلمانوں میں ہر طبقہ خیال کے لوگ شامل ہیں۔امیر وغریب عام پڑھے لکھے واعلیٰ تعلیم یافتہ۔ ڈاکٹر، پروفیسر، ماہرین تعلیم، سیاستداں، دانش ور اور محقق سبھی طرح کے لوگ شامل ہیں۔ان دانش وروں اور محققین میں عزت ماب پروفیسر ڈاکٹر محمد ہارون صاحب کی مقبولیت کی ایک خاص وجہ ہے جسے جاننے کے لیے ان کی کتاب "Why I accepted Islam?" (یعنی میں نے اسلام کیوں قبول کیا؟) کا مطالعہ ضروری ہے۔انہوں نے 1988ء میں اسلام قبول کیا اور اس کتاب میں اپنے اسلام قبول کرنے کی وجوہات بیان کی ہیں۔

ڈاکٹر محمد ہارون جیسے دانش ور اور عبقری کا دائرہ اسلام میں آنا حقانیت اسلام کے ایک زندہ معجزے کے طور پر پیش کیا جاسکتا ہے۔مجھ سے زیادہ قریب انہیں شاید ہی کسی نے دیکھا ہو۔ان سے اسلام، اہل سنت اور مجدد اسلام امام احمد رضا قدس سرہٗ پر جو کام اس احقر نے کرایا، اگر وہ اس سے نہ ملتے تو یہ علمی وتحقیقی اور تبلیغی کام شاید کبھی نہ کرسکتے۔میری ان سے پہلی ملاقات ان کے قبول اسلام کے ایک سال بعد ہوئی۔اس وقت شیطان رشدی نے

اپنی ناپاک کتاب لکھی تھی۔ راقم نے اس کتاب کے رد میں ایک کتاب لکھی جو اسقدر مقبول ہوئی کہ دو ماہ میں اسکے دو ایڈیشن شائع کرنے پڑے۔ ڈاکٹر محمد ہارون صاحب نے اس کتاب کے مطالعہ کے بعد مجھکو لکھا کہ اگر آپکو کسی قسم کے تعاون کی ضرورت ہو تو مجھ سے رابطہ کریں۔

ایک دن راقم کو پروفیسر آصف حسین صاحب، ڈاکٹر ہارون صاحب کے گھر لے گئے، راقم کی دعوت تو نہیں تھی لہذ آصف صاحب کو چھوڑ کر نیچے کار میں بیٹھا رہا۔ جب ڈاکٹر محمد ہارون صاحب کو میری بابت معلوم ہوا تو باہر آ کر مجھے اندر آنے کی دعوت دی۔ انہوں نے میری قائم کردہ ''رضا اکیڈمی'' اور انگریزی ماہنامہ ''دی اسلامک ٹائمز'' کے بارے میں گفتگو کی اور بتایا کہ وہ یہ ماہنامہ پڑھتے ہیں اور اسے انہوں نے بہت مفید پایا۔ میں نے ان سے اس میں لکھنے کی فرمائش کی جسے انہوں نے قبول کیا۔ میں نے ان سے اسلام پر لکھی گئی انکی تحریریں بھی عنایت فرمانے کی گزارش کی۔

ایک ماہ کے بعد میں نے پروفیسر صاحب کو اپنے گھر پر کھانے کی دعوت دی۔ وہ وقت پر تشریف لائے اور کھانے کے بعد مختلف موضوعات پر تبادلہ خیال رہا۔ میں نے ان کو اسلام اور اہلسنت کے لیے امام احمد رضا کی تحریکات اور بیش قیمت علمی خدمات کے بارے میں بتایا تو وہ یہ سنکر حیرت زدہ ہو گئے اور افسوس کرنے لگے کہ آخر انہوں نے امام احمد رضا کو کیوں نہیں پڑھا۔ میں نے رضا اکیڈمی برطانیہ سے شائع کئے گئے امام احمد رضا کے ترجمہ قرآن، سلام رضا کا منظوم ترجمہ اور الدولۃ المکیہ۔ انگریزی میں دئے۔

میری ہی فرمائش پر ڈاکٹر محمد ہارون صاحب نے اپنے قبول اسلام کی بابت کتاب

"Why I accepted Islam?" لکھی جسے رضا اکیڈمی نے شائع کی ۔ کتاب مسلمانوں کے ہر طبقہ اور نو مسلم میں بھی بہت مقبول ہوئی اور کتنے انگریز اس کتاب کو پڑھکر کفر وشرک کی تاریکیوں سے نکل کر اسلام کے نوری دائرہ میں داخل ہوئے ۔ اس کتاب کے متعدد ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔

☆☆ محترم غلام مرتضٰی سعیدی سابق صدر انجمن طلبہ اسلام پاکستان (A.T.I) نے اس کتاب کا اردو ترجمہ کیا جسے راقم نے شائع کیا ۔ اور یہ بریلی شریف (بھارت) سے بھی شائع ہوئی۔ عصر حاضر میں یہ کتاب اسلام کا سب سے عمدہ اور علمی تعارف ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے اس کتاب میں جن موضوعات کو اپنے اسلام قبول کرنے کے لیے زیر قلم کیا وہ یہ ہیں۔
(۱) تعارف (۲) ذاتی وجوہات (۳) سیاسی وجوہات (۴) دانشورانہ وجوہات (۵) اسلام ہمیشہ رہیگا (۶) اخلاقی وجوہات (۷) اسلام کی حقانیت (۸) نتیجہ۔
جب کوئی جدید ذہن ان عنوانات ہی کو ایک نظر دیکھتا ہے تو وہ دنگ رہ جاتا ہے اور عش عش کہہ اُٹھتا ہے کہ اس انسان کے پاس کوئی خاص انعام خداوندی ہے۔
پروفیسر ڈاکٹر محمد ہارون صاحب کا مطالعہ انتہائی وسیع تھا اور یادداشت بلا کی تھی ۔ وہ 600 صفحات کی کتاب ایک گھنٹہ میں پڑھ لیتے اور ان کو یاد بھی رہتا کہ کون سا واقعہ یا بات کس صفحہ پر ہے۔ یہ ان پر اللہ تعالٰی کا خاص فضل تھا۔ انھوں نے اس فضل خداوندی کا اظہار اپنے قلم سے خوب کیا۔ مشکل سے مشکل موضوعات پر انھوں نے لکھا اور لکھنے کا حق ادا کردیا۔ انگریزی ان کی مادری زبان تھی مگر ہر انگریز بھی آسان زبان میں بڑی بڑی باتیں آسان پیرائے میں بیان نہیں کرسکتا مگر پروفیسر ڈاکٹر محمد ہارون صاحب کا یہ خاص کمال تھا کہ وہ بہت ہی آسان زبان میں مشکل سے مشکل بات کرسکتے تھے اور لکھ بھی سکتے تھے۔ ان کی تحریروں کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ نہایت آسان سلیس زبان میں ہیں۔

میں نے ان سے امام احمد رضا رحمتہ اللہ علیہ پر لکھنے کے لیے عرض کیا، انھوں نے امام احمد رضا رحمتہ اللہ علیہ پر ایک تحقیقی مقالہ "امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی عالمی اہمیت"
World Importance Of Imam Ahmad Raza
کے نام سے لکھا۔ اس تحقیقی اور جامع مقالہ میں ڈاکٹر ہارون نے تحقیقی کا حق ادا کر دیا۔ امام احمد رضا رحمتہ اللہ علیہ پر اس سے بہتر شاید ہی کسی نے اس طرح گہرائی و گیرائی، علمی، تحقیقی انداز میں لکھا ہو گا۔ احقر نے اس مقالہ کو "ماہنامہ دی اسلامک ٹائمز" میں شائع کیا پھر اس کو کتاب کی شکل میں طبع کرایا پھر اس کا ترجمہ ڈاکٹر ظفر اقبال نوری صاحب سابق صدر انجمن طلباء اسلام پاکستان نے احقر کی فرمائش پر کیا۔ نیز یہی ترجمہ میں نے اشاعت کے لیے ماہنامہ اعلیٰ حضرت بریلی شریف روانہ کیا اور شائع ہوا۔ یہ ترجمہ کراچی، لاہور اور دیگر جگہوں سے بھی شائع ہوا مگر کسی بندہ خدا نے یہ زحمت گوارہ نہ کی کہ جستجو کی جائے کہ مترجم کون ہے؟

یہ مقالہ شائع ہوتا رہا اسے خوب پسند کیا گیا، اس کی وجہ شاید یہ ہو کہ ایسا عظیم کام مجھ سے ادنیٰ کے ہاتھوں کیوں ہوا؟ بعض حضرات نے اپنی تحقیق (گھر بیٹھے) سے لکھ دیا کہ ڈاکٹر محمد ہارون نے امام احمد رضا رحمتہ اللہ علیہ کی کتابیں پڑھ کر اسلام قبول کیا۔ لیکن حقیقت سے اس کا ذرہ برابر تعلق نہیں۔ 1988ء تک کتنی کتابیں امام احمد رضا خان رحمتہ اللہ علیہ کی انگریزی میں چھپی تھیں۔ کیا ان بزرگوں میں کوئی بتا سکتا ہے؟ شاید اس سے ہمارے علم میں اضافہ ہو!

میں ڈاکٹر ہارون سے مسلسل اصرار کرتا رہتا کہ امام احمد رضا خان رحمتہ اللہ علیہ پر وہ مزید لکھیں مگر وہ کہتے کہ مجھ کو اصل کتابیں انگریزی میں دو کہ امام صاحب نے کیا لکھا ہے یا کوئی خاص اشارہ کسی خاص موضوع پر کیا ہو۔

بہر حال میں نے امام احمد رضا کے ایک رسالے ''تدبیر فلاح ونجات واصلاح'' کا ترجمہ ایک ساتھی ڈاکٹر محمد رضا سے کرایا جس میں امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ نے چار نکات لکھے ہیں۔ یہ ترجمہ جب تیار ہوا تو ڈاکٹر صاحب نے اس کو بہترین اور معیاری انگریزی میں احقر کے تعاون سے ایڈیٹ کیا اور پہلے دو نکات پر پانچ جامع تحقیقی مقالات لکھے۔ اس موضوع پر اس سے پہلے اتنے مفصل علمی، گہرائی اور گیرائی سے کسی بھی اہل علم وقلم نے نہیں لکھا۔ ہم نے ان مقالات کو ماہنامہ اسلامک ٹائمز میں پانچ اقساط میں شائع کیا اور پھر پانچ مقالات کتاب بنا کر انگریزی میں شائع کیا۔ خدا بھلا کرے ڈاکٹر مولانا عبدالنعیم عزیزی صاحب، بریلی شریف (بھارت) کا جنہوں نے خود ہی ان مقالات کو اردو میں ترجمہ کر دیا جو ہم نے کتابی صورت میں شائع کر دیئے۔ پاکستان میں بھی کراچی ولاہور سے یہ مقالات شائع ہوئے۔

اس دوران ہم کوشش کرتے رہے کہ امام احمد رضا خان رحمتہ اللہ علیہ کی کتابوں کے انگریزی تراجم مزید شائع کریں۔ ہماری تحریک پر تراجم ہم کو ملنے لگے۔ اگر چہ ترجمے بہت ہی کمزور اور پرانی انگریزی میں تھے ان کو ہم نے خوب محنت کے ساتھ ایسا تیار کیا کہ اگر امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی یہ کتب انگریزی میں ہوتیں تو یقیناً بالکل ایسی ہی ہوتیں۔ ڈاکٹر محمد ہارون صاحب نے ایڈیٹنگ کا کام کیا۔

میں ان کی مدد کرتا کیونکہ میں اُردو جانتا تھا، وہ اُردو نہیں جانتے تھے، اس طرح ہم دونوں مل کر یہ کام کرتے رہے اور ترجمے تیار ہو کر چھپنے لگے۔ یہ تراجم بشیر حسین ناظم صاحب، ڈاکٹر مولانا عبدالنعیم عزیزی صاحب، ڈاکٹر مطلوب حسین صاحب، ڈاکٹر محمد رضا صاحب، پروفیسر غیاث الدین قریشی صاحب، ڈاکٹر محمد جو نیجو صاحب، محمد افضل حبیب صاحب اور طاہر ستار صاحب نے کئے۔ یہ سلسلہ آہستہ آہستہ مزید آگے بڑھنے لگا۔ دوسرے اہل علم نے بھی تراجم کئے۔

اس عرصہ میں پروفیسر غیاث الدین قریشی صاحب نے ''تمہید ایمان'' کا ترجمہ کیا۔ پروفیسر صاحب کی انگریزی اچھے معیار کی تھی مگر آسان نہیں تھی۔ ڈاکٹر محمد ہارون صاحب نے ان کی انگریزی کو نہایت آسان اور اعلیٰ معیار کا بنایا۔ احقر کے بار بار اصرار پر پروفیسر غیاث الدین قریشی صاحب مرحوم نے ''حدائقِ بخشش'' کی نعتوں کا منظوم انگریزی ترجمہ شروع کیا اور یہ تراجم بہت پسند کیے گئے اور ہمارے ادارہ نے انہیں کتابی صورت میں کر شائع کیا۔

ڈاکٹر محمد ہارون صاحب اس پر نظر ثانی کرتے اور کئی بار ایسا ہوا کہ ڈاکٹر صاحب مجھ سے پوچھتے یا اگر پروفیسر غیاث الدین قریشی صاحب ہوتے تو ان سے پوچھتے کہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کا اتنا اعلیٰ پائے کا کلام ہے یا قریشی صاحب اس کو اعلیٰ بنا کر ترجمہ کر رہے ہیں تو میں اور قریشی صاحب انہیں بتاتے کہ یہ تراجم امام کے کلام کے سامنے کچھ بھی نہیں اور قریشی صاحب کبھی فرمادیتے کہ میرا ترجمہ اصل کلام کے مقابلے میں 80% ہے اور ڈاکٹر صاحب کہتے امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی شان ایسی ہی تھی کہ ان کا کلام اعلیٰ پایہ کا ہونا چاہیے۔ اور جب دوسرے تراجم ڈاکٹر ہارون نے ایڈیٹ کئے تو وہ سمجھنے لگے کہ امام احمد رضا علیہ الرحمہ اس مقام کے لائق ہیں اور گزشتہ دور کے بزرگوں کے جانشین کی شان ایسی ہی ہونی چاہیے کہ ان کے کلام نظم ونثر اعلیٰ معیار کے ہوں۔

ہم نے کوشش کی کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے دس تعلیمی نکات، ترجمہ کروا کر ڈاکٹر صاحب کو دیں تاکہ وہ اس موضوع پر بھی لکھیں جیسا وہ پہلے دوسرے موضوعات پر لکھ چکے ہیں۔ یہ کام محترم محمد افضل صاحب نے بخوبی انجام دیا۔ اور پھر ڈاکٹر

محمد ہارون صاحب نے اس موضوع پر بھی اعلیٰ معیار کے دو علمی اور تحقیقی مقالات لکھے اور لکھنے کا حق ادا کر دیا۔ ڈاکٹر محمد ہارون ایک بین الاقوامی دانش ور تھے اور جو کچھ وہ لکھتے وہ بین الاقوامی معیار کا ہوتا اور اتنی گیرائی وگہرائی سے امام احمد رضا علیہ الرحمہ پر پہلے کسی نے نہیں لکھا۔ یہ ڈاکٹر محمد ہارون کے مقدر میں تھا کہ نو مسلم ہو کر بھی انھوں نے وہ کام کیا جو بر صغیر پاک و ہند کے سنی اسکالرز کو کرنا چاہیے تھا مگر یہ ان کے مقدر میں تھا اور انھوں نے کر دیا اور اس علمی انداز میں کیا کہ ان کی خدمات کی جتنی بھی ستائش کی جائے کم ہے۔ ایسے فکر و نظر والا دانش ور اس صدی میں شاید ہی ہوا ہو۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر صاحب نے بے شمار مقالات لکھے اور وہ تمام مقالات اس قابل ہیں کہ ان کو کتاب بنا کر شائع کیا جائے اور جلد ایسا ہوگا انشاء اللہ العزیز۔

ڈاکٹر صاحب کی زندگی میں ان کی 20 کتابیں شائع ہوئیں نیز انہوں نے قرآن پاک کا ترجمہ بہت ہی اعلیٰ معیاری انگریزی میں کیا اور تفسیر قرآن پر بھی انھوں نے کام شروع کیا اور آخری پانچ سپاروں کی تفسیر لکھی۔

ان کی جو کتابیں شائع ہوئیں ان میں سے بعض کے نام یہ ہیں:۔

(۱) میلاد النبی ﷺ (۲) غوث الاعظم رضی اللہ عنہ (۳) اسلامی سزائیں (۴) اسلامی ریاست (۵) اسلامی معاشرہ کا قیام (۶) اسلام اور شراب (۷) اسلام میں عورت کا مقام (۸، ۹) بنیاد پرستی دو حصے (۱۰) میں مسلمان کیوں ہوا (۱۱) قادیانی سے مسلمان خبردار رہیں (۱۲) حزب التحریر سے مسلمان خبر دار ہیں (۱۳) عصمت انبیاء (۱۴) امام احمد رضا کی عالمیٗ اہمیت (۱۵) سائنس کے حدود (۱۶)

قرآن آخری کلام الٰہی (۱۷) امام احمد رضا کا عالمی منصوبہ (۱۸) سورۃ یٰسین کا ترجمہ اور تفسیر (۱۹) اسلام اور اللہ کی حاکمیت اعلیٰ (۲۰) امام احمد رضا کی 1912ء کی پالیسی۔

یہ حقیقت ہے کہ ڈاکٹر محمد ہارون ایک سچے مسلمان تھے۔ انہوں نے اسلام کے لیے اپنی مختصر زندگی میں جو اعلیٰ اور معیاری کام کیا یہ کام ان کے لیے اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا تھا ورنہ بڑے بڑے اس کا عشر عشیر بھی نہیں کر سکتے۔ ڈاکٹر محمد ہارون صاحب قبولِ اسلام کے روز اوّل ہی سے ایسے نہیں تھے مگر ان کو اس راستے پر پوری طرح گامزن کرنے میں احقر کا بڑا عمل دخل ہے اور اگر میری ان سے ملاقات نہ ہوئی ہوتی تو شاید وہ اتنا کام نہ کر پاتے جتنا انھوں نے کیا ہے۔ الحمد اللہ ذالک!

نومسلم برطانوی مسلمان پروفیسر ڈاکٹر محمد ہارون صاحب جہاں ایک بڑے بین الاقوامی اسکالر اور صاحب علم وفضل تھے اتنے ہی وہ مخلص، سادہ اور معمولی اور عام زندگی بسر کرتے تھے۔ سنتِ رسول ﷺ کے مطابق زمین پر بیٹھنے کو ترجیح دیتے اور بات بات میں رسول رحمت ﷺ کی احادث، صحابہ اور بزرگان ملت کے اقوال کا حوالہ دیتے اور عمل بھی کرتے اور دوسروں کو بھی عمل کی تلقین کرتے نیز تحریروں میں جو کچھ لکھتے وہ دل سے ہوتا، پہلے وہ اس پر خود عمل کرتے پھر دوسروں سے بھی امید کرتے کہ وہ عمل کریں اور دنیا و آخرت دونوں کو سنوار لیں۔

میں نے زندگی میں بہت بڑے بڑے عالم، اسکالرز، پروفیسرز، ڈاکٹرز اور دانشور دیکھے ان سے بات چیت ہوئی، ان کی تقریریں سنیں، ان کی کتابیں پڑھیں مگر ان میں وہ بات نہیں جو ڈاکٹر محمد ہارون صاحب کی باتوں، تقریروں اور تحریروں میں ہے۔ یہ صرف میرا ہی تاثر نہیں ہے بلکہ یہ ہر فرد کا تاثر ہے جس نے ڈاکٹر محمد ہارون صاحب کو دیکھا، سنا، پڑھا ہوگا۔ میں نے خود جو دن ان کے ساتھ بسر کئے اور علمی و دینی کام کئے جو ان کی علمی معاونت سے ممکن ہوا۔ اور مجھ سے زیادہ وقت ان کے قریب کسی نے نہ بسر کیا ہوگا۔ اس دوران میں، میں نے ان سے بہت زیادہ سیکھا ہے اور اب وہ عملی زندگی میں کام آرہا ہے الحمد للہ!

ہمارے مذہبی رہنماؤں نے ان کو اپنے قریب آنے دیا اور نہ ان کے قریب گئے۔ اس کی وجہ شاید یہ ہو کہ ان بزرگوں میں کسی علمی کام کرنے یا کروانے کی نہ ہی حیثیت تھی اور نہ ہی جذبہ۔ کاش ہمارے بزرگان عظام اور علمائے کرام اس طرف توجہ دیں۔ اور اس طرح سنّی عوام اور مذہب کو جو فائدہ اور استحکام ہوگا وہ تخیل سے بھی بلند ہے۔

# رضا اکیڈمی انٹرنیشنل-تعارف وخدمات

ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی، بریلی شریف

جب کوئی مرد خدا خلوص نیت کے ساتھ دین وملت کی خدمات جلیلہ کے لیے قدم اُٹھاتا ہے تو فضل الٰہی اور رحمت رسالت پناہی ہر قدم پر اس کی ساتھی بن جاتی ہیں اور وہ راستے میں حائل بڑی سے بڑی چٹان کو ایک تودہ کی مانند ٹھوکروں سے اُڑاتا ہوا، پتھروں کو خس وخاشاک کی طرح بہاتا ہوا منزل کی جانب بڑھتا ہی رہتا ہے اور کامیابیاں اس کے قدم چومتی رہتی ہیں۔

ایسے ہی ایک بندۂ خدا محترم محمد الیاس قادری صاحب کشمیری نے بے سروسامانی کے عالم میں ,23 اگست 1979ء کو اسٹاکپورٹ، برطانیہ میں 14 ویں صدی ہجری کے مجدد اسلام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی کی حیات اور دینی، تحریری، علمی ودیگر تقدیسی کارناموں سے عالم اسلام اور عالم انسانیت کو روشناس کرانے کے لیے ''رضا اکیڈمی انٹرنیشنل'' کی بنیاد رکھی۔

محترم کشمیری صاحب جانب منزل اکیلے ہی چلے تھے، ان کے جذبہ کے خلوص اور عزم مصمم کو دیکھتے ہوئے انکا ساتھ دینے کے لئے دردمندان ملت اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر ایک کارواں بنگیا۔

## دردمندان ملت کا کارواں۔ رضا اکیڈمی کے ابتدائی عہدیدار:-

۱- حضرت علامہ مولانا پیر سید ابوالکمال برق نوشاہی قادری (سرپرست اعلیٰ)
۲- پروفیسر حنیف اختر فاطمی (صدر)
۳- جناب پروفیسر غیاث الدین قریشی (نائب صدر)
۴- جناب محمد الیاس کشمیری (بانی وجنرل سکریٹری)
۵- پیر سید معروف حسین (بریڈفورڈ)
۶- جناب محمد خطاب (خزانچی)
۷- پروفیسر محمد آصف حسین

شائع ہو چکے ہیں۔خود اکیڈمی کے بانی وچیئر مین الحاج پیر محمد الیاس قادری صاحب کی بھی کئی تصانیف شامل ہیں۔سب سے زیادہ تحریری کام ڈاکٹر محمد ہارون مرحوم کا ہے۔راقم عبدالنعیم عزیزی کے 3 اردو تراجم اور 13 انگریزی تراجم (تصانیف رضا کے) رضا اکیڈمی نے شائع کیے ہیں۔چند خاص کتب کے اسما یہ ہیں۔

قرآن مجید (کنزالایمان) کا انگریزی ترجمہ، میں نے اسلام کیوں قبول کیا؟ سُنّی راستہ، امام احمد رضا کی عالمی اہمیت، امام احمد رضا کا عالمی منصوبہ، امام احمد رضا کو خراج عقیدت، امام احمد رضا اور برطانوی نومسلم، اسلام اور عورت، حزب التحریر کے متعلق وارننگ، فتاوی الحرمین، اسلامی بنیادی عقائد، حسام الحرمین، سچائی کی تلاش، امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت، بچوں کا اسلام وغیرہا

(نوٹ:-طوالت کے خوف سے کتابوں کے انگریزی نام نہیں لکھے گئے ہیں)

**پیر محمد الیاس صاحب کا حوصلہ بلند:-** الحاج محمد الیاس صاحب قادری کے خاص رفقاء میں۔ڈاکٹر حنیف اختر فاطمی، پروفیسر غیاث الدین قریشی، ڈاکٹر محمد ہارون، پروفیسر محمد یوسف رحمتہ اللہ علیہم جیسے حضرات کا ایک ایک کر کے اٹھ جانا الحاج محمد الیاس صاحب کے لیے ایک عظیم حادثہ تھا مگر مصائب وآلام نے ان کی لگن کو اور تیز کر دیا۔

آلام روزگار کو آساں بنا دیا　　　جو غم تھا اسے غم جاناں بنا دیا

الحاج محمد الیاس صاحب اپنی منزل کی جانب بڑھتے ہی چلے جارہے ہیں۔انہوں نے اپنے صاحبزادگان کو بھی اس اہم دینی وملی خدمات میں لگالیا ہے۔ان کا یہی عالم ہے۔

برق گرتی ہی رہی طوفاں مچلتے ہی رہے　　　چلنے والے بھی بلا کے تھے چلتے ہی رہے

محمد الیاس صاحب کی قربانیاں لائق تحسین ہیں۔رب کائنات انہیں دونوں جہاں

کی سرخروئی عطا کرے، ان کو اور ان کے خاندان کو سرسبز و شاداب رکھے۔ آمین! بجاہ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم!

2006ء کی یہ مطبوعات بھی اس سچائی کے مظہر ہیں۔

اہل مغرب کی اسلام اور مسلم دشمنی سے ہر ذی شعور مسلمان خوب واقف ہے۔ برطانیہ جیسے ملک میں دین وسنیت کی ترویج و اشاعت اور غلبۂ اسلام کا کارنامہ انجام دینا کس قدر خطرہ سے پر ہے، یہ بھی کسی سے پوشیدہ نہیں۔ ایسے عالم میں ''رضا اکیڈمی'' کی دینی و ملی خدمات یقیناً لائق ستائش ہیں اور اس ادارہ کی قلمی، علمی اور معالی معاونت ہر مخیّر اور دردمند سنی مسلمان کا ملی فریضہ ہے۔

مخیّرین قوم مندرجہ ذیل پتوں پر رابطہ کر سکتے ہیں۔


**(1) Alhaj M.Ilyas Kashmiri**

138, Northgate Road. Edgeley,

Stock Port SK3 9NL (England)

Phone :- 0161-4771595,

Phone/Fax :- 0161-2311390

**(2) Dr. A. Naim. Azizi**

104,Jasoli,Bareilly.U.P. India

Phone :- 0581-2476775

# خوشا ایں مجلس احمد رضا خاں رحمتہ اللہ علیہ

رضا اکیڈمی برطانیہ کے قیام کے دن الحاج محمد الیاس نوشاہی قادری صاحب نے ایک روحانی محفل "مجلس رضا" کا اہتمام کیا جس کی صدارت حضرت پیر سید ابوالکمال برق نوشاہی صاحب نے فرمائی جس میں ڈاکٹر حنیف اختر صاحب فاطمی مرحوم اور پروفیسر غیاث الدین صاحب قریشی مرحوم نے بھی شرکت فرمائی۔ پیر صاحب موصوف نے حسب ذیل فارسی نظم فی البدیہہ پیش کی۔

☆

خوشا ایں مجلس احمد رضا خاں — بعالم او مجددِ دینِ مشہور
فقیہ اہل سنت قطب عالم — امام احمد رضا بُد مردِ مغفور
بانگلستاں بنا نہاد الیاس — بخطہ مانچسٹر محفلِ نور
بانگلش ترجمہ دولت مکیہ — زفکر فاطمی باشد چوں مسطور
دیارِ غرب خواہد گشت روشن — زفیض اعلیٰ حضرت مست ومخمور
غیاث الدیں قریشی واقفِ راز — بہ ملفوظش دماغش گشت معمور
زہے ایں مجلس ارباب دانش — کہ تریاق ست بر قلب رنجور
زتحریر غیاث الدیں قریشی — ہمہ اہل مجالس شاد و مسرور
زبرق نوشہی ہردم دعائے — خدایا محنت الیاس منظور

# کنزالایمان

(25اکتوبر1985ء۔ بریڈفورڈ میں کنزالایمان کے انگریزی ترجمہ کی نقاب کشائی کے موقع پر لکھی گئی ایک نظم)

کرامت ہے امام اہل سنت قطب دوراں کی
مچی اک دھوم ہے سارے جہاں میں کنزایماں کی

بہ فیض جاوداں دیکھو بریلی کے مسیحا کا
ضیاء ہے مشرق ومغرب میں پھیلی نورقرآں کی

جہان علم وعرفاں میں ہے یہ تفسیر لاثانی
کہ جس نے پاسبانی کی ہمارے دین وایماں کی

بجھانے کی بہت کیں کوشیش بادمخالف نے
مگر بڑھتی گئی اتنی ہی لوشمع فروزاں کی

نوید رونمائی جب سنی تفسیر قرآں کی
خوشی سے جگمگا اٹھی ہے دنیا اہل ایماں کی

فلاح دین ودنیا ہے کلام پاک کی خدمت
کہ ہے موقوف جس پر کامیابی نوع انساں کی

مبارک ہو جناب الیاس کو صدہا مبارک ہو
ہے ملی جن کو سعادت خدمت قرآں کی

مبارک خدمتِ دین مبین کی اس سعادت پر
مبارک زادِراہ آخرت کے ساز وساماں کی

جناب فاطمی کی شان خوش بختی کا کیا کہنا
خدائے پاک نے بخشی ہے ان کو فہم قرآں کی

مبارک صد مبارک پیر کامل میر محفل کو
ہے بزم اہل دل مرہون منت جن کے فیضاں کی

کرشمہ ہے یہ فیضانِ نگاہِ پیر کامل کا
مہک پھیلی ہے دنیا بھر میں نوشاہی گلستاں کی

مبارک باد کے لائق ہیں شہ معروف نوشاہی
چمن میں جن کے دم سے ہیں بہاریں علم وعرفاں کی

کرن امیدی کی ہیں ناامیدی کے اندھیروں میں
حیات پاک ہے جن کی مثل شمع فروزاں کی

حقیقت میں یہ سب صدقہ ہے صابر ''شاہ زمنی'' کا
طفیل ان کے خدائے پاک نے ہر مشکل ہے آساں کی

مقدمہ

## الحاج محمد الیاس کشمیری

بانی وچیئرمین۔ رضا اکیڈمی، برطانیہ

آج کل دنیا بھر میں ''حزب التحریر الاسلامی'' لوگوں میں متنازعہ ترین گروہ کے نام سے جانا جاتا ہے۔ وہ غیر مسلموں کے لیے اور خاص طور سے مسلم جماعتوں کے لیے، بہت زیادہ رکاوٹیں کھڑی کر رہے ہیں۔ ان کا رویہ بہت ہی حیران کن ہے اور مسلمان قارئین کو یہ بتانے کے لیے یہ کتاب لکھی گئی ہے کہ ان لوگوں کی حقیقت کیا ہے اور ان کی سوچ کیا ہے اور اسلام کے نقطہ نظر سے انکا باریک بینی سے جائزہ لیا جائے۔

''حزب التحریر الاسلامی'' کی حقیقت اس کتاب میں بڑی سچائی سے بیان کی گئی ہے۔ وہ بالکل بھی اسلام کے نزدیک نہیں ہے بلکہ سب جعلی ہے جس کی بنیاد کمیونزم اور فاشزم کے بدترین خط وخال کی خام کوشش ہے۔

سچا مذہب صرف اسلام ہے اور سچا اسلام ''اہل سنت والجماعت'' ہے۔ یہ کتاب حزب التحریر الاسلامی کی ایک مختصر تاریخ پیش کرتی ہے اور اس کے مقاصد کو واضح کرتی ہے اور زیر نظر موضوع کے متعلق حقیقی اسلام کا نقطہ نظر بیان کرتی ہے۔ یہ کتاب اس موضوع پر لکھی جانے والی کتابوں میں بہترین ہے اور مختصر ہونے کے باوجود جامع ہے۔

یہ کتاب غیر مسلم والدین کے لیے بھی موزوں ہے اور خاص طور ان نوجوانوں کے لیے جو حزب التحریر کے نشانہ بنے ہوئے ہیں۔

برطانوی مسلم پروفیسر ڈاکٹر محمد ہارون مرحوم جو کہ حالات حاضرہ اور جدید سیاست کے ماہر تھے۔ آپنے ''حزب التحریر الاسلامی'' کے خطرے سے مسلمانوں کو خبردار کرنے کے لیے انگریزی میں ایک رسالہ بنام "A warning to Muslim about Hizb-ul-Tahrir" لکھی تھی جسکا اردو ترجمہ جناب مقبول احمد صاحب لاہور (پاکستان) نے کیا ہے۔ یہ ترجمہ ڈاکٹر مجیب احمد صاحب لاہور (پاکستان) کی معرفت حاصل ہوا ہے۔ رسالے کی اہمیت و افادیت کو دیکھتے ہوئے احقر اسے رضا اکیڈمی، اسٹاکپورٹ (برطانیہ) سے شائع کر رہا ہے۔ اس رسالے کی اشاعت میں محب محترم ڈاکٹر مولانا عبدالنعیم عزیزی صاحب بریلی شریف (بھارت) کا تعاون بھی شامل ہے۔

امید ہے کہ زیر نظر رسالہ کے مطالعہ کے بعد مسلمانان عالم بالخصوص مغربی مسلم نوجوان ''حزب التحریر'' کی اسلام اور مسلم دشمنی سے خبردار ہو کر اس کے رنگین دام سے خود کو محفوظ رکھیں گے۔

حزب التحریر الاسلامی اور ''المہاجرون''۔ دونوں ایک ہی جماعت کے نام ہیں۔ برطانیہ میں آجکل ایک چھوٹی سی تنظیم بہت شور کر رہی ہے۔ اس تنظیم کا نام ہے ''حزب التحریر الاسلامی'' جسکا مطلب ہے آزاد اسلامی پارٹی جو کہ اپنے ممبران میں (HT) کے نام سے جانی جاتی ہے۔ اس کتاب کا مقصد مسلمانوں کو (HT) کی حقیقت سے آشکار کرانا اور ان کے خیالات سے آگاہ کرانا ہے۔

(HT) ایک بڑا موضوع ہے اس کے لیے وہ اسلام کے ہر پہلو پر، اسلامی تاریخ، حالاتِ حاضرہ پر روشنی ڈالتے ہیں۔ اسی لیے وہ اکثر خبروں میں نمایاں ہوتے ہیں۔ یہ کتاب سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ ان کے نمایاں خیالات پر روشنی ڈالی جائے اور یہ زیادہ تر ان ہی کے مواد پر مبنی ہے، جو کہ ہر راہ گذر کو مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔ یہ میرا اپنا ذاتی مشاہدہ ہے کہ وہ کس طرح لوگوں سے ملتے ہیں اور مختلف یونیورسٹیوں میں کس طرح کام کرتے ہیں۔ (HT) ہر لحاظ سے ایک خالص بنیاد پرست اسلامی تنظیم ہے۔ انہوں نے

اپنی ابتداء ایک اسلامی بھائی چارے سے علیحدہ شدہ انتہا پسند تنظیم کے طور پر کی۔ جنہوں نے 1949ء میں حسن ال بناء کے قتل اور مصر میں اخوان المسلمین (MB) کے کچلے جانے کے بعد، اپنا راستہ تبدیل کر لیا۔ (HT کی بنیاد 1953ء میں یروشلم میں ایک فلسطینی تقی الدین انباہانی، جو کہ (HT) کے بانی مفکروں میں سے تھا رکھی تھی۔ ابتداء سے ہی یہ ایک انتہا پسند تنظیم تھی اور (MB) کی مخالف اور مدِ مقابل تنظیم تھی۔ (HT) کئی اسلامی ممالک میں پھیل گئی جن میں مصر، اُردن بھی شامل ہیں۔

(HT) ہمیشہ سے اسلامی بنیاد پرستوں کے انتہا پسندوں کی شاخ رہی اور انباہانی بہت سے دوسرے انتہا پسند گروہوں پر اثر انداز ہوا جو (MB) سے ٹوٹ کر الگ ہو گئے تھے جن میں سید قطب بھی شامل ہیں۔ البتہ انہوں نے دوسرے گروہوں کے ساتھ مقابلہ کیا اور مصر میں ''التکفیر الجبرہ'' کے مقابل آ گئے اور کئی جگہوں پر تو مسلح جدوجہد، بشمول مصر، لبنان، اُردن اور مغربی کنارے میں بھی ملوث رہے جس کے نتیجے میں (HT) پر پابندی لگ گئی۔ اس کے ممبران گرفتار ہوئے اور قتل کر دیئے گئے۔ (HT) کا مصری لیڈر صالح تریا نومبر 1976ء میں ایک ٹیکنیکل اکیڈمی پر حملے کے بعد پھانسی پر لٹکا دیا گیا تھا۔

(HT) ایک ایسی تنظیم ہے جو مسلم دنیا میں ہر دوسری تنظیم کی نفی کرتی ہے۔ 1976ء میں وہ مصر میں انور سادات کے مخالف تھے اور فوج کے ساتھ مل کر سازش کے ذریعے اقتدار حاصل کرنے کی کوشش میں تھے۔ ان پر الزام ہے کہ 1989ء میں اردن کی یونیورسٹی میں ہنگامے کروانے میں ذمہ دار تھے جس میں بیس طلباء مارے گئے اور 1989ء کے ہنگامے لوگوں کی معیار زندگی گر جانے کے ردِعمل کے طور پر ہوئے تھے۔ لہٰذا (HT) کئی ممالک میں غیر قانونی جماعت ہے۔ (HT) ایک درمیانے درجے کی تنظیم ہے جس کے ساری دنیا میں چند ہزار ممبر ہیں اور اس کی خاصیت یہ ہے کہ یونیورسٹیوں سے نئے نئے سائنس اور ٹیکنالوجی کے طلباء اپنے حلقے میں شامل کرتی ہے۔

(HT) دراصل ایک اشترا کی سوچ رکھنے والی تنظیم ہے اور ہر لحاظ سے اس کے طور طریقے کمیونسٹوں جیسے ہیں یہ ایک بڑی تنظیم نہیں ہے جس کے ممبروں کی تعداد بہت قلیل ہے۔ ان کا ایک لیڈر ہوتا ہے، ایک مرکزی کمیٹی اور کئی مختلف شاخیں۔ یہ پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ ہر ملک میں ایک نمائندہ قیادت ہوتی ہے۔ انگلستان میں ان کا لیڈر عمر باقر ہے۔ (HT) ممبر کلی طور پر اپنے آپ کو تنظیم کے سپرد کرتے ہیں۔ ان کی پالیسیوں اور خیالات وافکار کو صدق دل سے قبول کرنا ایک ممبر کے لیے لازمی ہے۔ اگر آپ ان کو برطانیہ کی یونیورسٹیوں کے احاطے میں دیکھیں تو وہ بائیں بازو کی کئی دوسری تنظیموں سے ملتے جلتے ہیں۔ لیکن وہ دوسری سوشلسٹ تنظیموں کے کارندوں کی نسبت زیادہ اصول پرست اور انتہا پسند ہیں جو کہ دراصل کسی کم عقل طالب علم کے کھیل کے مترادف ہے مگر (HT) والے نہایت سنجیدہ ہیں اپنے کام کے لیے۔

(HT) کا مقصد واضح اور صاف ہے۔ وہ ایک ایسی اسلامی ریاست قائم کرنا چاہتے ہیں جو خلافت کے طرز کی ہو۔ حکمران ، خلیفہ، جو پہلے سے موجود ہے، (HT) کا لیڈر ہے۔ جب وہ انقلاب لائیں گے تو لیڈر سربراہ مملکت بن جائے گا۔ ایک مملکت بقول ان کے تمام اسلامی ممالک تک پھیلے گی اور تب جہاد کے ذریعے وہ تمام دنیا کو اپنی دسترس میں لے لیں گے۔

(HT) کے مدنظر صرف ایک کام ہے اور وہ ہے ایک اسلامی ریاست اور خلافت کا قیام اور جو کوئی بھی اس سے اختلاف کرتا ہے وہ کافر ہے بلکہ اس سے بھی بدتر اور اگر آپ خلیفہ (HT) کے لیڈر سے پختہ وفاداری کا عہد کرنے میں ناکام رہے تو آپ جہالت کی موت مرتے ہیں جیسے اسلام سے پہلے ہوتا تھا۔ مسلمان کی تمام زندگی ایک سیاسی زندگی ہے، خلافت نافذ کرنے کے لیے (HT) کے نزدیک اسلام سوائے ایک سیاسی محرک کے اور کچھ بھی نہیں۔

انہیں وجوہات کی بناء پر (HT) کی تمام حرکات اور اشاعتی مواد سیاسی ہے۔ ان کے پاس ہر چیز کے لیے راستہ ہے جس کے لیے اُن کے پاس کتابچے اور اشتہارات ہیں۔ وہ ایک ایسی اسلامی ریاست کا قیام چاہتے ہیں جو کہ اُن کے کتابچوں اور اشتہارات کے عین مطابق ہو۔ وہ اسٹالن اور ہٹلر کے طرز کے کا ایک واحد ملک کا قیام چاہتے ہیں۔ بنیادی نقطہ خلیفہ سے وفاداری ہے جہاں پر اسلامی سیاسی تنظیمیں ہوں نہ کوئی حزب اختلاف ہو اور نہ حزب اقتدار۔ تنظیمیں صرف مسلمانوں کو متحد کرنے کے لیے کام کریں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ حکومت اسلام کے مطابق ہو۔ جو کوئی بھی ریاست کے اتحاد کے خلاف کام کرے گا قتل کر دیا جائے گا۔ مملکت کا قیام اسلامی نظریے کی بنیاد پر ہوگا اور اس نظریے کا پرچار حکومتی کنٹرول میں ذرائع مواصلات اور تعلیم کے ذریعے ہوگا۔ لوگوں کو اس بات کی ہرگز اجازت نہیں دی جائے گی کہ وہ ایسی سوچ رکھیں جس کی ممانعت ہوگی۔ ایسی رائے کی ہرگز اجازت نہ ہوگی جو کہ اسلامی عقیدے کے برعکس ہو۔

کسی قسم کی کوئی آزادی نہ ہوگی، شخصی آزادی بے معنی ہوگی۔ ان کے بقول دراصل اسلام میں آزادی نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ خلیفہ کا ماسوائے چند پابندیوں کے جو چاہے کرنے کا مجاز ہوگا۔ ناانصافی کے معاملات کے لیے ایک عدالت ہوگی اور اسلامی تنظیمیں اس پر نظر رکھیں گی۔ مگر اسلامی ریاست کے پاس مکمل اور حتمی اختیارات ہوں گے اور زندگی کے ہر پہلو پر دسترس حاصل ہوگی۔ (خلیفہ کے اختیارات صاف طور پر مماثلت رکھتے ہیں)

ان اختیارات سے جو کہ کیمونسٹ تنظیمیں اپنے کو سونپے ہوئے ہیں آزادی کا جن سے دور کا بھی واسطہ نہیں)۔ (HT) اس بارے میں کافی سنجیدہ ہے کہ جمہوریت کفر ہے، آزادی، انسانی حقوق اور ایسی کئی دوسری چیزیں بے معنی ہیں!

یہ جو معاشرہ تشکیل دیں گے وہ کیمونزم اور فاشزم کے ملاپ سے تشکیل پائے گا۔
تمام دولت مملکت کی ملکیت ہوگی اور مملکت اس بات کو یقینی بنائے گی کہ اس کی تقسیم منصفانہ ہو۔ مملکت تیل اور دوسرے بین الاقوامی ذرائع کو اپنی دسترس میں رکھے گی، بجلی اور گیس مفت تقسیم کی جائے گی (جس کی مقدار حکومت خود طے کرے گی) سرمایہ داری نظام کی برائیوں کو ریاست کنٹرول کرے گی تا کہ اجارہ داری، سرمایہ کاری، اختصاص اور کاپی رائیٹ سے چھٹکارہ پایا جاسکے۔ قیمتوں کا اتار چڑھاؤ نہیں ہوگا کیونکہ یہ سب سونے کے معیار پر ہوں گی۔ زمین ناقابل تقسیم ہوگی۔ یقیناً کسی بھی قسم کی کوئی آزادی نہیں ہوگی کیونکہ زندگی چلانے کی ذمہ داری مملکت پر ہوگی۔ کسی قسم کی کوئی تفریح نہیں ہوگی۔ تعلیم کا نظام مکمل طور پر ریاست کے زیر انتظام ہوگا۔

جس کا ہدف ایک خاص قسم کی ''اسلامی شخصیت'' کا حصول ہوگا جو کہ غالباً ''روسی آدمی'' کی طرز کا یا پھر'' آریا کا سپر مین'' ہو۔ صرف ضروری مضامین ہی پڑھائے جائیں گے مثلاً معدنیات اور ادویات وغیرہ اسلامی مضامین کے علاوہ، اس طرح جلد ہی یہ دنیا سائنسدانوں، موجدوں اور (HT) کے اسلام کے ماہروں سے بھر جائے گی۔ غیر ضروری مضامین صرف اسی صورت میں پڑھائے جائیں گے جب کہ مملکت اس کی متحمل ہوگی۔ (یہ بات کافی حد تک، کیمونسٹ سوچ کی عکاسی کرتی ہے جس میں ان کے سائنسدان اور ماہرین ''ثقافت'' سے نفرت کرتے ہیں۔)

خلافت کی خارجہ پالیسی، ہٹلر اور اسٹالن کی خارجہ پالیسی کے عین مطابق ہوگی۔ جوں ہی یہ نافذ ہوگی خلافت ایک عالمی طاقت بن جائے گی۔ اس کے بعد جہاد کا حکم جاری کر دیا جائے گا کہ تمام دنیا کو اسلامی نظریات کے مطابق ڈھالنے کے لیے فتح کرلو۔ خلافت کے پاس ایٹمی ہتھیار ہونا ضروری ہیں۔ امن قائم نہیں ہوگا جب تک کہ کفار کے

ساتھ عارضی معاہدے نہ کیے جائیں گے۔ (جس کا مطلب باقی تمام انسانیت، مسلمان اور دوسرے) ساری انسانیت کو مسلمان بنانے کے لیے اُنہوں نے جہاد کیا (عراق کے خلاف جنگ میں دس لاکھ نفوس کی موت شاید ان کے لیے ایک معمولی بات ہے)

(HT) ہر ایرانی کو اس جنگ میں راہوار دیکھنا چاہتی ہے۔ اس دوران جب (HT) اپنا خلیفہ بنا رہے ہوں گے شاید امریکن اور روسی کھڑے تماشہ دیکھتے ہوں اس وقت تک کہ (HT) بم حاصل نہیں کر لیتی۔ خلیفہ شاید ہی اس قابل ہو کہ افراطِ زر کو نظر انداز کرتے ہوئے سب کو مفت گیس کی فراہمی کرے اور دوسری طرف فوج کے لیے ہتھیار حاصل کرنے کے لیے بے حد پیسہ خرچ کرے جس سے کہ دنیا کو فتح کیا جا سکے! ہٹلر اور اسٹالن کو اس ''منطق'' پر فخر ہوگا اور وہ اسی آزادی کی خواہش کرتے ہوں گے۔ میں نے (HT) کے خیالات اور افکار کا ایک مختصر سا خاکہ پیش کیا ہے اور جیسا کہ دیکھا جا سکتا ہے کہ اُن پر تنقید کرنے کی چنداں ضرورت نہیں۔ ان کے اپنے الفاظ کے مطابق ہر کوئی یہ سوچنے پر مجبور ہے کہ وہ بہترین مقاصد لیے ہوئے ہیں اور سب سے بدتر یہ کہ الفاظ یہ حقیقت بینا نہیں کر سکتے کہ وہ کتنے خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں۔ آپ ایسے مواد پر کس طرح سے تنقید کر سکتے ہیں؟ اور جب کہ اُن پر ہنسنا آسان ہے مگر یہ کہنا آسان نہیں کہ ایک مسلمان کو کیا سوچنا اور کیا کرنا چاہیے، برعکس اس کے کہ (HT) مسلمانوں کو مسائل کا جو حل دیتی ہے۔

جب آپ (HT) کا مواد پڑھتے ہیں تو یہ تاثر ملتا ہے کہ یہ ایک فہرست ہے ان ممکنہ غلطیوں کی جو کہ آپ اسلام میں کر سکتے ہیں۔ مگر سب سے بڑی غلطی جو وہ کرتے ہیں وہ بہت سادہ سی ہے۔ بڑائی کی۔ (HT) کا بانی، نابھانی مجتہد مطلق کا دعویٰ کرتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ مکمل اجتہاد کے حق کا دعویٰ کرتا ہے۔ اجتہاد اسلام میں ایک قانون ہے جو مختلف نئی جہتوں میں آپ کی ذہانت اور علم کے مطابق پرورش پاتا ہے۔ اجتہاد کا دعویٰ کرنا

شریعت کے قانون کو اجاگر کرنے کے مترادف ہے، کئی سمتوں کی طرف، اور مجتہد مطلق کا دعویٰ کرنا نئے قوانین کو پروان چڑھانے کے حق کا دعویٰ ہے جو کہ موجودہ مکتب فکر کو تبدیل کرنے کے مترادف ہے۔ پس ناباہائی یہ دعویٰ کر رہا ہے کہ وہ آج کا امام ابوحنیفہ ہے۔

معاذ اللہ!

اور اگر آپ اس کے دعویٰ کو تسلیم کرتے ہوں تو پھر آپ کو پوری طرح اس کا پیروکار بننا ہوگا کیونکہ اُس کے الفاظ، خدا کا قانون ہیں۔ پس اس کا مجتہد مطلق کا دعویٰ دراصل معبود ہونے کا دعویٰ ہے۔ ناباھانی سنجیدگی سے یہ خیال کرتا ہے کہ وہ صحابہ کرام اور چاروں اماموں کے برابر کا درجہ رکھتا ہے۔ اس کو ثابت کرنے کے لیے اس نے شریعت کو دوبارہ تصنیف کیا۔ پیچیدہ اور مشکل ترین سوالوں پر، اُن سوالوں پر جو کہ آزاد روش کے بارے میں ہیں اپنے آپ کو ایک نئی اتھارٹی کا درجہ دیا۔ اُس کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ نبی نوع انسان آزاد ہیں کیونکہ خدا ان کی فطرت کا خالق نہیں ہے (معاذ اللہ)۔ پس خدا خالق واحد نہیں ہے۔ ایسا خیال یقیناً فضول اور مضحکہ خیز ہے جس پر صرف ہنسا جا سکتا ہے۔ ناباھانی نے یہ خیال کیا کہ اُس نے وہ عقدہ حل کر لیا جو کہ اس سے پہلے کوئی نہ کر سکا۔ (اسلام کا اپنی مرضی کی آزادی پر یہ موقف ہے کہ یہ مسئلہ اتنا پیچید ہے کہ اس پر زیادہ سوچنے سے آدمی کو اپنے عقیدے سے بھٹکنے کا اندیشہ ہو سکتا ہے لہٰذا اس سے انحراف کرنا ہی بہتر ہے) ناباھانی یہ بھی کہتا ہے کہ پیغمبر (علیہ السلام) پیغمبر بننے سے پہلے معصوم نہ تھے۔ پس نہ صرف امام ابو حنیفہ ناباھانی کے برابر تھے بلکہ پیغمبر بھی اُس سے کچھ زیادہ اونچا درجہ نہیں رکھتے تھے۔ یقیناً یہ ایک وہابی سوچ ہے اپنے آپ کو نمایاں کرنے کے لیے، ناباھانی نے اسلامی قانون تبدیل کرنے کی کوشش کی (معاذ اللہ)۔

وہ اسلامی قوانین جن میں مرد اور عورت کے تعلقات زنا، بدکاری، مرد عورت کو چومنا اور اُس کو چھونے کے متعلق بتایا گیا ہے، خلافت میں یہ سب کچھ نا باھانی کے اجتہاد کا نتیجہ ہے۔ دراصل نا باھانی یہ سمجھتا ہے کہ اسلامی قوانین آجکا ایک آسان ترین موضوع ہے جس میں شریعت اور عربی کی کتب آسانی سے دستیاب ہیں۔ لہٰذا بہت سے لوگ مجتہد بن سکتے ہیں۔ (HT) کا کہنا ہے کہ اس کا نظام تعلیم ایک مکمل ریاست میں ہر سطح پر بہت سے مجتہد پیدا کرے گا۔ امام ابو حنیفہ بظاہر ایک ادنیٰ سے طفل مکتب تھے، ان کے برعکس (HT) کے علماء زیادہ ذہین ہیں (معاذ اللہ)

یہ ایک نہایت اہم نکتہ ہے کہ آپ کا واسطہ اُن لوگوں سے ہے جو کہ اپنے آپ کو مجتہد مطلق کہلوانے کے دعویٰ دار ہیں۔ جب آپ اُن کا اشاعتی مواد پڑھتے ہیں یا پھر اس اجتہاد کا مطالعہ کرتے ہیں جس کو انہوں نے پچھلے ہفتے بنایا تھا تو یقین سے نہیں کہہ سکتے کہ آپ واقعی اصلی اسلام کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ اُن کا کہا ہوا ایک لفظ بھی شریعت کے لیے قابل اعتبار نہیں۔ وہ جوں جوں چلتے جاتے ہیں شریعت لکھتے جاتے ہیں۔

جب وہ یہ کہتے کہ ان کی خلافت میں حاکمیت صرف شریعت کی ہوگی تو آپ کو یہ سمجھنا چاہیے کہ اس سے اُن کا مطلب یہ ہے کہ حاکمیت صرف مجتہد مطلق کی! اور اُس کی بنائی ہوئی شریعت حاکم ہے۔ اہل سنت والجماعت کا جواب بہت سادہ ہے کہ اجتہاد کا دروازہ بند ہو چکا۔ چاروں آئمہ کرام کی شریعت ہی اصلی شریعت ہے۔ آج کوئی بھی امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی برابری نہیں کر سکتا۔ کوئی بھی، ایک لمحہ کے لیے اس آدمی کی پیروی نہیں کر سکتا اور نہ ہی اُس کو مانتا اور نہ ہی اس کے افکار کو اپنائے گا جو شخص اجتہاد کے حق دار ہونے کا دعویٰ کرے۔ کسی کو بھی (HT) خلیفہ کا حکم نہیں ماننا چاہیے۔ ان کے پاس کسی کی فرمانبرداری کا حق نہیں ہے (HT) کو حکومت کرنے کا کوئی حق نہیں۔

جیسا کہ ہم نے دیکھا حقیقت میں (HT) کے نظریے کا اسلام کے ساتھ دور کا بھی کوئی واسطہ نہیں ہے بلکہ کیمونسٹ اور فاشسٹ خیالات کو سبز رنگ دے دیا گیا ہے۔ اکثر اُن کے خیالات مودودی اور قطب سے نقل کیے گئے ہیں۔

ایک نظریہ خاص طور پر وہ ہٹلر سے نقل کرتے ہیں کہ لیڈر خدا کی طرف سے ایک تحفہ ہے جس کے پاس لامحدود، جادوئی اختیارات ہوتے ہیں۔ (HT) والے لکھتے ہیں کہ لیڈر کی شخصیت کو مدنظر رکھ کر قوم پارٹی کا تعین کرتی ہے۔ یہ تمام مجتہد، علماء عربی اودلف ہٹلر ہیں اور ان کا اصلی خلفاء اور مسلمان لیڈروں سے دور کا بھی کوئی واسطہ نہیں۔

(HT) نے کبھی بھی اپنے اصلی لیڈروں کا ذکر نہیں کیا جو کہ علماء، اولیا اور صوفیاً ہیں۔ (HT) والے بذات خود تمام کے تمام ابھی طلباء ہیں مگر کیمونسٹ پارٹی کے بڑے بڑے لیڈروں کی طرح عمل کرتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ (HT) کے اجتماعات میں شیخ عبدالقار جیلانی رضی اللہ عنہ کے متعلق زیادہ نہیں سنیں گے جو کہ ایک بزرگ صوفی اور بلند پایہ عالم دین تھے۔

آپ زیادہ تر کیمونسٹ نظریات کے بارے میں سنیں گے جن میں فاشسزم کی آمیزش ہوگی۔ اصل میں وہ دنیا کو لینن اور اسٹالن کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اُن کا مواد، سرمایہ داری، ملوکیت اور کیمونسٹ کی باتوں کے حوالوں سے بھرا پڑا ہے اور ان کے کام کرنے کا طریقہ بالکل کیمونسٹ لیڈروں سے ملتا ہے۔ اُن کے منصوبے وہی ہیں جو کیمونسٹوں کے ہیں کہ ایک عالمی انقلاب برپا کیا جائے۔ مگر وہ لینن سے بھی بدتر ہیں کیونکہ لینن نے کبھی بھی امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی برابری نہیں کی۔

(HT) کی سیاست کی اصل کنجی بزدلی، بربریت اور میڈیا ہے۔ جب آپ اُن کو بولتے ہوئے سنیں تو وہ دنیا میں مسلمانوں کی مشکلات کے ساتھ اپنے آپ کو منسلک کرتے

ہیں مثلاً فلسطین، بوسنیا، کشمیر وغیرہ اور یہ کہ وہاں کے حالات بد سے بدتر ہیں۔ لیکن اس کا مطلب ہرگز یہ نہ ہوا کہ (HT) کی کوئی ایسی حکمت عملی ہے جو کہ مسلمانوں کے لیے مندرجہ بالا جگہوں پر یا پھر کسی بھی اور جگہ پر مددگار ثابت ہوسکتی ہے۔

اسی طریقے سے لینن اور ہٹلر، دونوں کا ہدف، معاشرے میں بربریت پھیلانا تھا۔ وہ لوگ جو دنیا میں کوئی حیثیت، کوئی اہمیت نہیں رکھتے تھے لینن اور ہٹلر ان لوگوں کے راہبر بن گئے اور اُن سب کو تباہی کے دہانے تک پہنچا دیا۔

یہ مسلمانوں کو ناکامی اور آنسوؤں کے سوا کچھ نہ دے گی۔ گذشتہ بیالیس سالوں کے دوران (HT) کو ناکامی کا سامنا ہے اُن کے اکثر لوگ مارے گئے، اذیتیں برداشت کرتے رہے اور پھانسی پر چڑھائے گئے اور نتیجہ لاحاصل۔ بیالیس سال کے بعد خلیفہ کدھر ہے؟ اس نظریہ پر نہ وہ کام کریں گے اور نہ ہی انہوں نے کام کیا۔ (HT) کے پاس اس کا کوئی حل نہیں ہے۔

اصل میں ان کی سوچ اسلام کے بارے میں پروپگنڈہ ہے وہ قرآن اور سنت کو کیمونزم کے ساتھ ملاتے ہیں۔ جیسے کہ میں بیان کر چکا ہوں اُن کا خلیفہ بیسوی صدی کے مغربی آمر کی مثال ہے۔ حقیقی اسلام سے یکسر مختلف وہ ایک اسلامی ریاست کے قیام کی خواہش رکھتے ہیں مگر اصلی خلافت اسلام میں وہ نہیں جو (HT) والے چاہتے ہیں۔ سب سے پہلی بات یہ کہ انیسوی صدی میں مغرب کے آنے سے پہلے اسلام میں بہت زیادہ آزادی تھی۔ (HT) اس سے اپنے آپ کو بے خبر ظاہر کرتے ہیں۔ جب وہ یہ کہتے ہیں کہ اسلام میں آزادی نہیں ہے اور وہ آزادی ایک لادینی قسم کی سوچ ہے۔ آزادی کا مطلب ہے قانون کے وجود کا جس کو تبدیل کیا جا سکے جس کے دائرہ کے اندر ہر شخص محفوظ ہو جب تک کہ وہ کوئی قانون شکنی نہیں کرتا۔ شریعت کے چاروں مکاتب فکر کے قوانین اسلام کے بنیادی ستون ہیں اور مسلمانوں کو مکمل طور پر آزادی مہیا کرتے ہیں۔

ایک مسلمان جو چاہے سوچ سکتا ہے جب تک کہ وہ کوئی قانون شکنی نہیں کرتا۔
اسلام کو کبھی بھی غلط اور بے ہودہ مقدمات کا سامنا نہیں جیسے کہ یورپ میں ہوتا ہے۔صوفیاء کرام جو اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ مسلمان ہمیشہ خطرناک چیزوں سے صرف اور صرف شریعت کے سبب اُن سے محفوظ رہے حتی کہ ایک منحرف شخص بھی سزا سے بچ سکتا ہے جب تک کہ وہ واضع اعلان نہ کرے اور شہادت کا اقرار کر کے دوبارہ اسلام میں داخل ہو سکتا ہے۔ مسلمان کو اس کے اپنے گھر میں مکمل آزادی ہے جو اس کے لیے مقدس ہے اور کسی کو اس میں مداخلت کا حق نہیں ہیں۔ اسلام، مسلمان کو شخصی جائیداد بنانے کی اجازت دیتا ہے اس کے متعلق اکثریت کی رائے ہے کہ یہ آزادی کی بنیاد ہے۔

(HT) والے کہتے ہیں کہ اسلام میں کسی قسم کی کوئی آزادی نہیں ہے، کیونکہ سارے مسلمان اللہ تعالٰی کے غلام ہیں۔ حقیقت میں یہی بات مسلمانوں کو آزاد کرتی ہے۔ کیونکہ مسلمان، سوائے اللہ کے اور کسی دوسرے کو معبود نہیں مانتا اور ہر مسلمان جانتا ہے کہ اُس کو غلام نہیں بنایا جا سکتا۔ ہر مسلمان ایک بادشاہ ہے، اس آزادی کی بنیاد شریعت ہے، چار مکاتب فکر کے قانون کی اور خاص طور پر امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی شریعت کی لیکن (HT) والے سوچتے ہیں کہ وہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے برابر ہیں۔

(HT) کی اسلامی ریاست میں کسی قسم کی کوئی آزادی نہیں ہے اور یہ اس لیے کہ اُن کی ریاست قطعی اسلامی نہیں ہے۔ اسلام ایک صحیح آزادی کا سچا دین ہے اور یہ بات (HT) والوں کو سمجھنی چاہیے۔ (HT) کی بنیادی سوچ، خاص طور پر یہ ہے کہ آج کے زمانے میں دارالاسلام نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ (HT) کے نزدیک ساری دنیا دارالحرب ہے لہٰذا اس کو جہاد کے ذریعے فتح کرنا چاہیئے۔ ان کے نزدیک باون (52) اسلامی کا فر ریاستیں ہیں جن کی حکومتوں کا تختہ انقلاب کے ذریعے الٹنا چاہئے اور یقیناً باقی دنیا کے ساتھ برطانیہ بھی اس میں شامل ہے۔

اسلام اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ ہر وہ ملک دارالاسلام ہے اگر اُس میں مسلمان ایک عام مذہبی زندگی گزار سکتے ہیں اور شریعت کے تابع ہوں اور اگر مسلمان کی حیثیت میں ان کو کوئی خطرہ نہیں اور اُن کی زندگی اور جائیدادوں کو کوئی خطرہ نہیں۔ اس مقولے کے تحت، ظاہر ہے، ساری دنیا ہی دارالاسلام ہوسکتی ہے۔

مثال کے طور پر ہم برطانیہ میں آزاد زندگی گزار رہے ہیں، عبادت کرتے ہیں، مساجد، درگاہیں، اسکول کھولتے ہیں اور ہم میں سے اکثریت برطانیہ میں کسی دوسرے شہری کی طرح حقوق بھی حاصل کرتے ہیں۔ اس لیے برطانیہ کے خلاف جنگ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ برطانیہ مسلمان اکثریت والا ملک بھی بن سکتا ہے کیونکہ برطانوی شہری اسلام قبول کرنے میں آزاد ہیں، ان پر اس قسم کی کوئی پابندی نہیں ہے اور ہم اُن کو اسلام کی دعوت دینے میں آزاد ہیں۔ حقیقت میں اسلام، گفتار سے انسانوں کے دلوں کو فتح کرسکتا ہے صرف چند مقامات میں جہاں پر مسلمانوں پر حملے ہوتے ہیں اور مسلمان کی آزادی کی نفی کی جاتی ہے ایسی جگہوں میں، بوسنیا اور کشمیر شامل ہیں۔ لیکن مسلمان سابقہ کیمونسٹ ممالک میں بھی کافی آزاد تھے۔

مسلم دنیا میں بھی اسلام پر جو حملے ہوتے تھے وہ اب ختم ہوگئے ہیں، ترکی میں اتاترک کا سوشلزم زوال پذیر ہے۔ سوشلسٹ اور نیشنلٹ تحریکیں بھی اب پہلے سے زیادہ اسلام کی توقیر کرتی ہیں۔ مسلح جدوجہد آج صرف چند جگہوں پر ضروری ہے اس کے علاوہ تمام دنیا اسلام کے امن کے دائرے میں آسکتی ہے۔ (HT) والے بالکل غلط ہیں جب وہ یہ کہتے ہیں کہ ساری دنیا کے لیے اور ہر ملک کے لیے جہاد ضروری ہے۔

یقیناً عالم اسلام میں خراب حکومتوں کا وجود ایک مسئلہ ہے۔ حکومتیں معیاری نہیں ہیں، راشی ہیں، خودغرض ہیں ملک کی وفادار نہیں۔ اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ

بقول (HT) کے کہ صرف ایک ریاست تشکیل دی جائے۔ ایک عام غلطی جو (HT) والے کرتے ہیں، وہ یہ کہتے ہیں کہ خلافت کا وجود 1924ء میں ختم ہو گیا تھا۔ خلفاء کا وجود حقیقت میں 1258ء سے پہلے بھی خلفاء کی کوئی حیثیت یا طاقت نہیں تھی اور بنوامیہ کے دور سے ہی خلفاء ایک بے کار سی چیز تصور کیے جاتے تھے۔

عثمانی سلطان کا وجود 1924ء میں ختم کر دیا گیا تھا جو کہ اپنے آپ کو خلیفہ کہلواتا تھا۔ یہ عہدہ شروع ہی سے عثمانی اپنا تصور کرتے تھے مگر عام طور پر یہ ایک اعزازی عہدہ تصور کیا جاتا تھا اور یقینی طور پر عثمانی حکمران 1924 سے پہلے خلافت کی طرح نہیں تھے جس کا نفاذ (HT) والے سوچتے ہیں۔

یہ نقطہ بچگانہ اور اتھاتی لگتا ہے لیکن (HT) 1924ء سے یہ کھیل، ایک مقصد کے تحت کھیل رہے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ ہم یہ سوچیں کہ ایک مخصوص اسلامی نظام ہمیشہ ایک فرد کا تھا اور جو اس فرد کو قابل قبول تھا۔ تب وہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ اسلامی دنیا پیچھے کی طرف جا رہی ہے مگر حقیقت میں یہ ایک ہزار سال کی بات ہے۔ جب ایک فرد حکمران ہوتا تھا یا اس کا دعویٰ کرتا تھا۔ گذشتہ ہزار سالوں سے سیاسی طاقت سلطانوں، قبائلی سرداروں، بادشاہوں اور فوجی ٹولے کے قبضے میں رہی اور اکثر ان میں سے بہت برے تھے یا پھر اتنے اچھے نہ تھے۔ مسلمانوں پر 1924ء سے پہلے سے ہی بری حکومتیں مسلط تھیں۔

اب (HT) یہ کھیل صرف اپنے خلیفہ کو اجاگر کرنے کے لیے کھیل رہی ہے۔ دراصل گذشتہ ہزار سالوں کے دوران عالم اسلام نے یہ کوشش ہی نہیں کی کہ وہ ایک خلیفہ، اسلامی تعلیمات کے مطابق پیدا کر سکیں۔ مگر کچھ کاوشیں ہوئیں جیسے فاطمیہ کی مثال ہے مگر یہ پتہ چلا کہ نیا خلیفہ تو سلطان سے بھی بدتر ہے۔ اسلامی دنیا نے بری حکومتوں کا مسئلہ ایک مختلف انداز سے حل کیا۔ بجائے اس کے کہ نیا خلیفہ چنا جائے۔ مسلمانوں نے برے

مجھے یہ احساس ہوتا ہے کہ (HT) نے یہی کچھ حاصل کیا ہے۔ یہ حقیقت بالکل واضح ہے کہ (HT) مکمل طور پر ناکام ہو چکی ہے، اپنے منصوبوں میں، خلافت اور انقلاب لانے میں۔ لیکن وہ بہت سی بری چیزیں حاصل کر لیں گے۔ اوّل وہ بہت سے نوجوانوں کی زندگیاں تباہ و برباد کر دیں گے جو ان کی جماعت میں شامل ہوں گے۔ نوجوان اپنے اپنے امتحانات میں فیل ہوں گے کیونکہ وہ سوائے (HT) کے کام کرنے کے اور کچھ نہیں کریں گے۔ جس کی وجہ سے یونیورسٹیوں سے خارج بھی کر دیے جائیں گے صرف اس بنا پر کہ وہ (HT) کے فعال ممبر ہیں۔ ان نوجوانوں کے خاندان بھی مشکلات کا شکار ہوں گے۔

دوسرے یہ کہ (HT) اسلام کے خلاف نفرت کی چنگاری کو خوب ہوا دیتی ہے جب سے وہ برطانیہ میں متحرک ہوئے ہیں۔ میں نے بہت سے اخبارات میں نفرت سے بھرے ہوئے مضامین دیکھے ہیں۔ یونیورسٹیوں میں (HT) کی بہت نفرت دکھائی دیتی ہے مختلف سمتوں سے جن میں یہودی اور عورتیں شامل ہیں۔ (HT) پر الزام ہے کہ وہ انتہا پسندی کے طریقوں سے نفرت کی آگ کو بھڑکاتے ہیں۔ یقیناً یہ سچ نہیں ہو سکتا مگر اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ برطانیہ میں جو نفرت کی لہر ہے وہ (HT) کی پیدا کردہ ہے۔ گذشتہ سال (HT) نے لندن اور ویمبلے کے ہال میں خلافت کے موضوع پر ایک کانفرنس منعقد کی۔

(HT) کے بہت کم ممبر تھے یہ کوشش ایک اجتماعی حمایت حاصل کرنے کے لیے تھی۔ جب کانفرنس منعقد ہوئی تو برطانوی ٹیلی ویژن اور اخبارات نے اس کو بنیاد پرست مسلمانوں کی ملک کو اپنے اختیار میں لینے کی کوشش کے طور پر پیش کیا۔ چند دنوں کے لیے مسلمان کے خلاف زبردست نفرت پھیلا دی گئی جو اُس بے ہودہ شعبدہ بازی کے ذریعے ویمبلے ہال میں ہوئی۔ (HT) سب کو یہ باور کرانے میں کامیاب ہو گئی کہ (HT) برطانوی مسلمانوں کی ایک جماعت ہے مگر اصل میں اس خلافت کانفرنس کی وجہ سے برطانوی

مسلمان نفرت کا شکار ہوئے۔ (HT) انقلاب لاتی ہے اور اس کا خمیازہ مسلمانوں کو بھگتنا پڑتا ہے۔ اگر آپ کو، جو یہ کتاب پڑھ رہے ہیں، ملازمت سے انکار ہوا ہو صرف اس وجہ سے کہ آپ مسلمان ہیں تو اس کی وجہ (HT) تنظیم ہے۔

(HT) اس مسئلے کو بوسنیا کے مسئلے کے وقت سے ہوا دے رہی ہے۔ کیا بوسنیا کے مسلمان اس لیے مر رہے ہیں کہ برطانوی لوگ اسلام کے خلاف ہیں؟ جو کوئی بھی مسلمانوں کے خلاف نفرت پھیلاتا ہے یہ اس کی ذاتی ذمہ داری ہے۔ تیسرے (HT) مسلمانوں کے درمیان اختلافات کا سبب بنی۔ وہ اُن گروہوں کا حصہ ہیں جو لڑائی جھگڑے اور باتوں کے علاوہ کچھ نہیں کرتے۔ (HT) مسلمانوں کو تقسیم کرتی ہے۔ میں نے پڑھا ہے کہ بہت سے امام (HT) کے لوگوں سے خوف زدہ ہیں۔ چوتھے یہ کہ وہ مسلمانوں کو ترقی پسند مغرب زدہ بناتے ہیں۔ (HT) کے نزدیک اسلام کلی طور پر ایک خالص اور سخت مذہب ہے جس میں اس عام شخص کی کوئی گنجائش نہیں جو زیادہ مذہبی نہیں ہے۔ یہ مسلمانوں کو اسلام سے دور لے جاتے ہیں۔ ایک شخص جو کہ زیادہ مذہبی نہیں اور قدرے پابند بھی نہیں وہ بھی مسلمان ہے اور خدا اس سے محبت کرتا ہے۔

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن اس شخص کی بھی بخشش کی سفارش کریں گے۔ ایسے مسلمان ہمارے لئے قیمتی ہیں، ہمیں ان کو اسلام سے دور نہیں کرنا چاہیے۔ حقیقت میں سچ تو یہ ہے کہ (HT) کے پیروکار ایک نہ ایک دن مسلمان ہونے پر اکتا جائیں گے کیونکہ وہ اس انتہا تک اور سختی سے اس پر عمل کرتے ہیں کہ ایک نہ ایک دن خود ہی اس مذہب سے دور ہو جائیں گے۔ سختی شیطان کا طریقہ ہے جو اسلام سے خارج کر دیتا ہے۔ شاید سب سے بڑی غلطی (HT) کی یہ ہے کہ وہ نہ ہی مسلمانوں کے بارے میں سوچتے ہیں اور نہ ہی ملت اسلامیہ کے بارے میں۔ ان کی سوچ کا محور صرف (HT) تنظیم

اور خلافت ہیں۔ باقی مسلمان اُن کے نزدیک کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ ان کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ اُن کی پالیسیوں کی بدولت مسلمانوں پر کیا کیا سیاسی اثرات رونما ہوئے ہیں۔

وہ ہر طرف جہاد کے طلب گار ہیں اور ہر سمت انقلاب کے متلاشی، انہوں نے مسلمانوں کے خلاف مشکلات اور نفرت کو اجاگر کیا۔ ان کو یہ احساس ہی نہیں کہ جہاد کے اثرات کیا ہوں گے، وہ مکمل طور پر مسلمانوں کی مشکلات سے بے نیاز ہیں۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ اکثر وہابیوں کی طرح وہ ایک عام مسلمان کو قدر کی نگاہ سے نہیں دیکھتے۔ ان کے نزدیک مسلمان ایک توہم پرستوں کا ٹولہ ہے، جن کی قدر و منزلت بڑھ سکتی ہے اگر وہ (HT) میں شامل ہو کر خلافت کی پیروی کریں۔ ان کے نزدیک مسلمان کو صرف اور صرف تکالیف میں ہی رہنے کا حق ہے اس لیے وہ ایسی مشکلات مسلمانوں پر لاتے رہتے ہیں۔

پانچویں یہ کہ (HT) اصل اسلام کے لیے خطرہ ہے۔ اگر آپ ان کا مواد پڑھیں تو آپ کا کسی مذہب یا دین سے پالا نہیں پڑے گا بلکہ سیاست سے آگاہی ہو گی۔ انہوں نے کبھی نماز، ختم، ذکر اور کئی پیاری باتیں جو مسلمان کرتے ہیں ان کا تذکرہ نہیں کیا۔ آپ کو کہیں بھی اللہ کے پیاروں، اولیاء اللہ اور رسولوں سے محبت کا ذکر نہیں ملے گا اور روح اسلام مرتی ہوئی دکھائی دے گی۔ وہ اسلامی قوانین کے بارے میں نہ ختم ہونے والا تذبذب پھیلاتے ہیں۔ وہ کبھی بھی اسلام کی اعلیٰ اور حقیقی مقاصد کی نشاندھی نہیں کرتے اور حقیقت یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے برابر اور بہتر ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

(HT) والے گناہ آلودہ سازشوں سے بھری ہوئی دنیا میں رہتے ہیں، ان کی دنیا ہر قسم کے منصوبوں اور منصوبے سازوں سے ہانکی جاتی ہے۔ مثال کے طور پر وہ کہتے ہیں کہ ناصر اصل میں ایک امریکی ایجنٹ تھا اگر آپ اس پر یقین کر لیں تو پھر ان کی ہر بات پر یقین

کرلیں گے۔ ایک ادنیٰ تبصرہ یہ کیا جاسکتا ہے کہ اگر اصل میں C/A کی مالی مدد کرتے اور اس کو منظم کرتے جب تک (HT) کا وجود ہے۔ مسلمانوں کو معلوم ہے کہ امن اور کامیابی نہیں بلکہ لاقانونیت اور پریشانی کا دور ہے۔

اصل مقاصد (HT) اور ان جیسے دوسرے گروہوں کے یہ ہیں کہ مسلمانوں کو ان کے اپنے مسائل حل کرنے سے روکا جائے۔ جب تک یہ لوگ شور وغوغا اور چیخ وپکار کرتے رہیں گے اصلی اسلام کی سوچ پروان نہیں چڑھ سکتی۔ مبارک جیسے لوگوں سے چھٹکارہ حاصل نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ اس کا بدل شاید (HT) ہو۔ مثال کے طور پر مغرب لیبیا کے کرنل قذافی سے سخت نفرت کرتا ہے لیکن حال ہی میں مغرب نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس کو برداشت کیا جائے کیونکہ (HT) جیسے اور کئی گروہ وہاں غلبہ نہ حاصل کرلیں۔

ایک حقیقی اسلامی ریاست کی سخت ضرورت ہے جو کہ یکسر (HT) کی خلافت سے مختلف ہو اور یہ صرف اہل سنت والجماعت ہی بن سکتے ہیں۔ ہزاروں سال پرانی روایات کو برقرار کرکے اور اسلام کی حقیقی روح، صدیوں پرانی روایات اور عقائد کو اجاگر کرکے اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے بدقسمتی سے مٹھی بھر طلباء سے کہیں زیادہ اُن لوگوں کی ضرورت ہے جو کہ صرف اور صرف نعرہ بازی اور آوارہ گردی نہ کرتے پھرتے ہوں۔

آخر میں، میں مسلمانوں کو تنبیہ کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اپنے آپ کو ''حزب التحریر اسلامی'' سے بچائے رکھیں، اُن کو نظر انداز کریں وہ آپ اور اسلام کے لیے مضر ہیں۔ اپنے آپ کو، اپنے بچوں کو اور دوستوں کو ان سے دور رکھیں۔ وہ ان نوجوانوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں جو معاشرے کے ٹھکرائے ہوئے، اکیلے اور مصیبت زدہ ہوتے ہیں۔ اس کی بجائے ہم کو اپنے دلوں میں مسلمانوں اور ملت اسلامیہ کے لیے محبت بھر لینی چاہیے۔ اپنے دلوں کو علماء اور اولیاء اور خاص طور پر اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے دلوں کو منور کرلینا چاہیے۔

## رضا اکیڈمی انٹرنیشنل کی تازہ ترین مطبوعات
### (پہلی کیشنز: 2006ء)

نومسلم برطانوی پروفیسر ڈاکٹر محمد ہارون مرحوم ایم۔اے۔پی ایچ۔ڈی (کیمبرج۔برطانیہ) کی انگریزی تصانیف کے اردو تراجم۔

(1) اسلام کا تصور ریاست (2) اسلام اور عورت (3) اسلام اور سائنس کے حدود
(4) قادیانیت کا علمی محاسبہ (5) حزب التحریر سے متعلق وارننگ

**بھارت میں ملنے کا پتہ**

رضا اسلامک اکیڈمی۔104 جسولی، بریلی شریف (یو۔پی)

**پاکستان میں ملنے کا پتہ**

جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری گیٹ، لاہور

رضا اکیڈمی انٹرنیشنل کے ممبر بنئے اور عقائد اسلامی (اسلامی عقائد اہل سنت وجماعت) پر قائم رہئے:۔

۱- ماہانہ ممبرشپ 300 ۲- سالانہ ممبرشپ 2,000
۳- لائف ٹائم ممبرشپ 10,000

(1) ممبروں کو اکیڈمی کی ہر نئی شائع ہونے والی کتاب تحفۃً بھیجی جائیگی۔
(2) ہر ماہنامہ ''دی اسلامک ٹائمز'' روانہ کیا جائیگا

**خصوصی اعلان**

(1) اعلحضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ پر تحقیق کرنیوالوں کو انعامات سے نوازا جائیگا۔
(2) اسلامیات اور رضویات پر علمی کام کرنے والوں کا تعاون کیا جائیگا۔

ممبرشپ حاصل کرنے کے لیے رابطہ کریں۔

**RAZA ACADEMY**

**(International)**

138, North gate Road. EDGELEY
STOCK Port SK3 9NL (England)
Phone : 0161-4771595
Phone/Fax :- 0161-231190 E-mail :- islamictimes@aol.com

# حزب التحریر الاسلامی کے بارے میں مسلمانوں کو انتباہ

حزب التحریر (HT) کا نام المہاجرون بھی ہے۔ یہ قطعی غیر اسلامی تحریک ہے جس کی بنیاد کمیونزم اور فاشزم کے بدترین خط وخال کی خام کوشش ہے۔ وہابیوں کی طرح یہ بھی ہر مسلمان کو کافر سمجھتے ہیں۔ 1953ء میں یروشلم میں ایک فلسطینی انبا ہانی نے اس کی بنیاد رکھی۔ یہ ایک انتہا پسند تنظیم ہے جس کے ممبران برطانیہ، مصر اور اردن وغیرہ میں پھیلے ہوئے ہیں اور یہ زیادہ تر کالجوں اور یونیورسٹیوں کے طلبہ ہیں۔ حزب التحریر کا مقصد ہے ایک ایسی اسلامی ریاست کا قیام جو خلافت کی طرز کی ہو اور جس کی خلافت کا حق صرف اس کے سربراہ کو ہی ہوگا۔ اس کی داخلی پالیسی یہ ہوگی کہ تمام دولت اور پیداوار مملکت کی ملکیت ہوگی جسے عوام میں یہ خود تقسیم کرے گی۔ اس کی خارجہ پالیسی کا ڈھانچہ ہٹلر اور اسٹالن کی خارجہ پالیسی کے عین مطابق ہے۔ حزب التحریر (HT) اجتہاد کی قائل ہے اور اس کا لیڈر خود کو امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے برابر بلکہ ان سے برتر سمجھتا ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد ہارون نے بہت ہی علمی اور تحقیقی انداز میں اس تحریک کا پوسٹ مارٹم کیا ہے۔ ضرورت ہے کہ نوجوان اس کے دام فریب سے خود کو بچائیں اور نوجوان طلبہ کے والدین بھی اس کی طرف سے ہوشیار رہیں کیونکہ یہ دین و ایمان کی قاتل اور مسلم نوجوانوں کی زندگیوں کو ہلاکت میں ڈالنے والی تحریک ہے۔

**Raza Academy International**
138, Northgate Road, Edgeley. Stockport SK3 9NL (England)
Tel. 0161-4771 595, Tele/Fax 0161-2911 390, E-mail : islamictimes@aol.com